ابرہہ کے حملے کا قرآنی قصہ

ہاتھیوں کی یلغار

The Invasion of the Elephants

جادو کے کھیل اور مشکل الفاظ کے معانی
(مع تلفظ) کے ساتھ

HermainQuranSchool@gmail.com HermainQuranSchool +923187782560 Hermain Quran School

ہاتھیوں کی یلغار

جیسا کہ ہم جانتے ہیں، خانہ کعبہ اپنی تعمیر کے بعد سے ہی زائرین کے لئے عقیدت کا مرکز رہا ہے۔ ہر سال پوری دنیا سے لاکھوں لوگ یہاں حج ادا کرنے آتے ہیں۔ اس سے دنیا بھر کے شہروں میں مکہ کو ایک خاص مقام حاصل ہو گیا ہے۔

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادتِ مبارک سے پہلے، خانہ کعبہ اللہ کا گھر نہ رہا تھا بلکہ دیوتاؤں کا گھر بن گیا تھا۔ یہ بتوں سے بھرا پڑا تھا۔ عرب اور دوسرے علاقوں کے لوگ ان بتوں کی پوجا کرتے تھے اور ہر سال انہیں نذرانہ عقیدت پیش کرنے کے لیے جمع ہوتے تھے۔

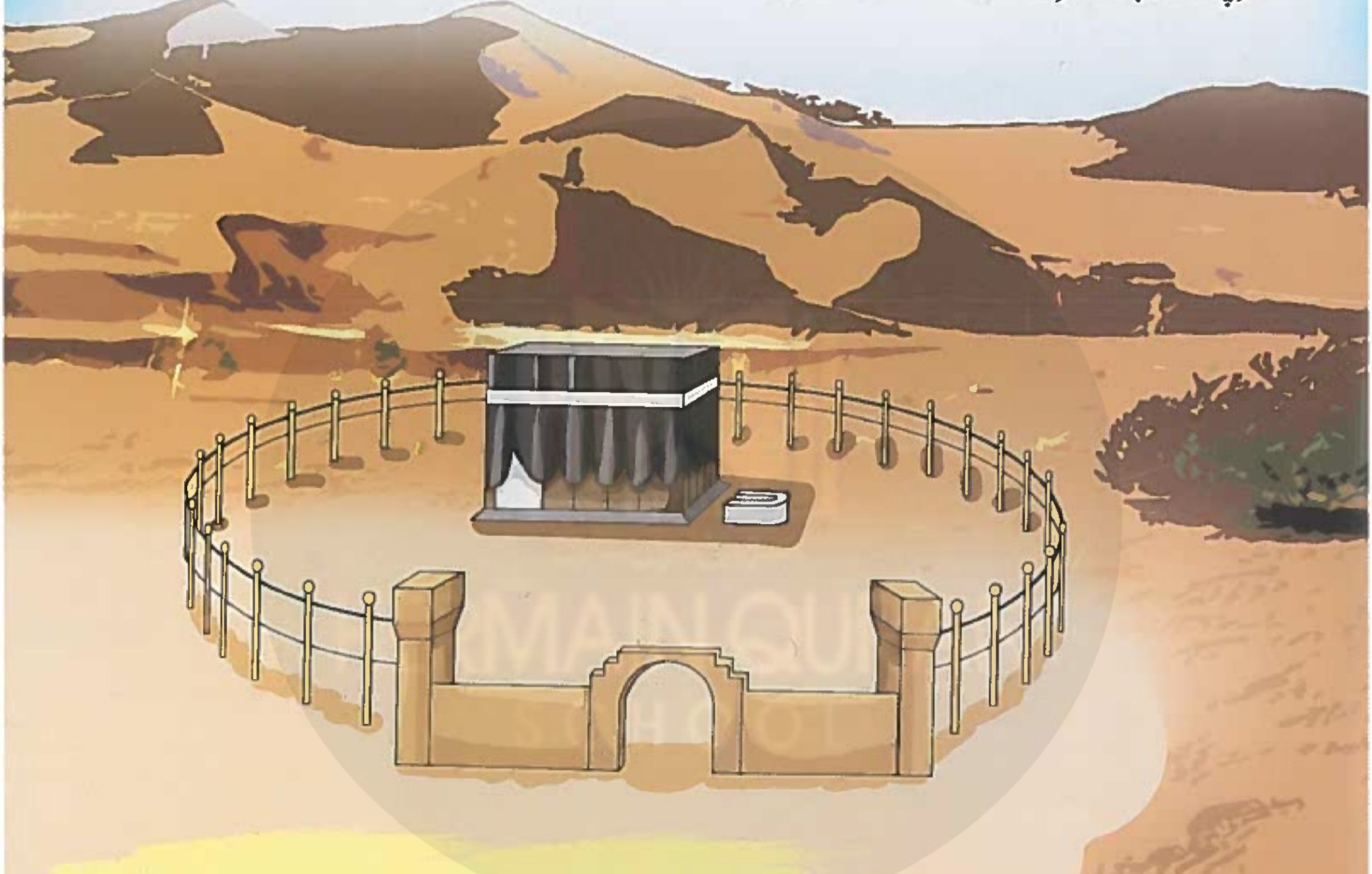

THE INVASION OF THE ELEPHANTS

As we know, Khana Kaaba has been a focal point for pilgrims' devotion since the completion of its construction. Every year millions of people from all over the world come here to perform Hajj. This has granted Makkah a special status among the cities of the world.

Before the birth of our beloved Holy Prophet Hazrat Muhammad (ﷺ), Khana Kaaba had ceased to exist as a house of God. Rather, it had become a house of gods. It was filled with idols. People of Arab and other areas worshipped these idols and gathered here each year to pay their respects.

اس وقت پڑوسی ریاست یمن پر ابرہہ کی حکومت تھی۔ وہ ایک طاقت ور لیکن مغرور و متکبر حکمران تھا۔ ہر سال وہ پورے عرب اور دیگر ممالک کے لوگوں کو مکہ آتے ہوئے دیکھتا۔ یہ زائر نذرانے اور دیگر اسباب بھی لاتے۔ مکہ کے رہنے والے نہ صرف انہیں رہائش، پانی اور خوراک جیسی خدمات فراہم کرتے بلکہ ان کے ساتھ تجارت بھی کرتے۔ اس طرح حج نہ صرف ایک روحانی بلکہ ایک تجارتی اجتماع بھی بن جاتا۔ ابرہہ کو یہ دیکھ کر بے حد حسد ہوا۔ وہ چاہتا تھا کہ لوگ نذرانے اور تحائف لے کر اس کے ملک میں آئیں۔ وہ جانتا تھا کہ لوگ خانہ کعبہ کی وجہ سے مکہ آتے ہیں۔ اس نے سوچا کہ اسے اسی طرح کی جگہ یمن میں بھی بنانی چاہیئے۔

At that time, the neighboring kingdom of Yemen was ruled by Abraha. He was a powerful but arrogant ruler. Every year he saw that people from all over the Arab and other countries come to Makkah. These pilgrims also brought offerings and other goods. People of Makkah not only provided them with various services like lodgings, water and food but also traded with them. Thus, the Hajj served not only as a spiritual but also a commercial event. This made Abraha very jealous. He wanted people to come to his country with offerings and gifts. He knew that people come to Makkah because of Kaaba. He thought that he should make a place like this in Yemen.

اس خیال کے تحت، اس نے اپنے شہر میں ایک عظیم الشان معبد بنوایا اور عرب کے نئے روحانی مرکز کے طور پر اس کی تشہیر شروع کر دی۔ اس نے دعویٰ کیا کہ اس کا معبد کعبہ سے بڑا اور بہتر ہے اور اس کا شہر مکہ سے زیادہ خوبصورت اور ترقی یافتہ ہے۔ اس نے تجارت کی خواہش رکھنے والوں کے لئے زیادہ اقتصادی مواقع فراہم کرنے کا وعدہ بھی کیا۔ غرضیکہ اس نے اپنے معبد کو زائرین کی توجہ کا مرکز بنانے کی ہر ممکن کوشش کی۔

With that in mind, he built a grand temple in his city and promoted it as the new spiritual center of the Arab. He claimed that his temple was bigger and better than Kaaba and his city is more beautiful and developed than Makkah. He also promised more commercial scope for the people who wanted to trade. All in all, he made every effort to make his temple a center of pilgrims' attention.

لیکن لوگ تجارت کے مواقع یا بہتر سہولیات کے لئے کعبہ میں نہیں آتے تھے۔ وہ عمارت کی شان وشوکت یا شہر کی ترقی کو سراہنے کے لئے نہیں آتے تھے۔ وہ یہاں اس لئے آتے تھے کیونکہ یہ خدا کا گھر تھا۔ وہ بے شک اللہ کے راستے سے بھٹک چکے تھے مگر اب بھی کعبہ کی نہایت عزت و تکریم کرتے تھے۔

ابرہہ کے معبد میں کوئی نہ آیا بلکہ لوگ اس کے دعوے سن کر بھڑک گئے۔ قریش سے تعلق رکھنے والا ایک آدمی یمن گیا، معبد پر گندگی ملی اور بھاگ آیا۔

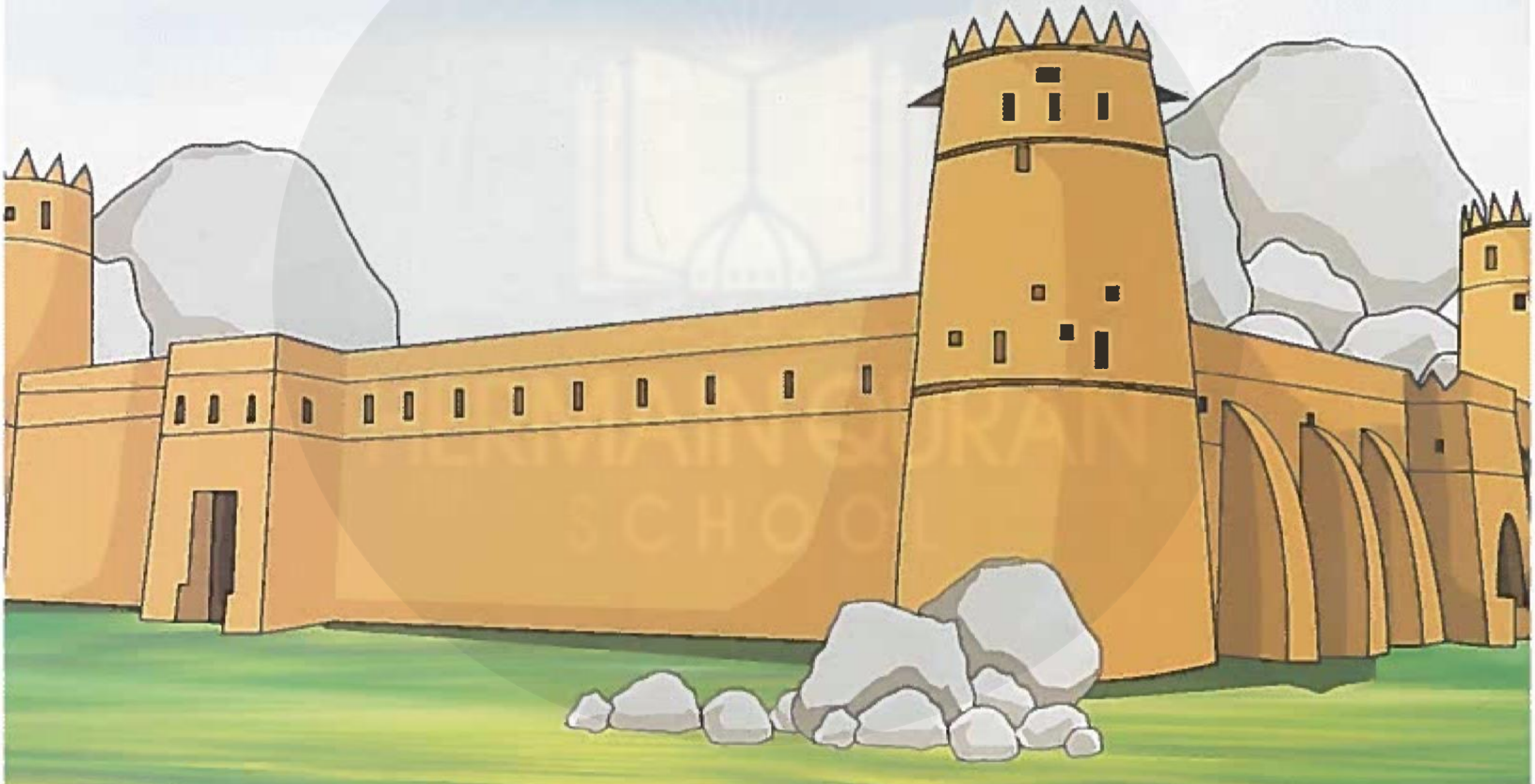

But people did not come to Kaaba for commercial opportunities or better facilities. They did not come to admire the grandness of the building or development of the city. They came here because it was the house of Allah. They may have wandered away from the path of Allah, but they still held Kaaba in the highest regard.

No one came to Abraha's temple. Rather, people were angered by his claims. A man of Quraysh went to Yemen, smeared the temple with filth and escaped.

اس پر ابرہہ طیش میں آ گیا۔ اس نے فیصلہ کرلیا کہ مکہ پر حملہ کرے اور خانہ کعبہ کو تباہ کردے۔ اس نے ایک وسیع فوج اکٹھی کی اور مکہ کی طرف پیش قدمی کرنے لگا۔ یہ واقعہ اسی سال پیش آیا جس میں بعدازاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے تھے۔

ابرہہ کی فوج کا بڑا حصہ ہاتھیوں پر مشتمل تھا۔ راستے میں کئی عرب قبائل نے اسے روکنے کی کوشش کی مگر کوئی اس کی فوج اور اس کے ہاتھیوں کی قوت کے سامنے نہ ٹھہر سکا۔

This enraged Abraha. He decided to invade Makkah and demolish Khana Kaaba. He gathered a large army and advanced towards Makkah. This happened the same year later in which the Holy Prophet (ﷺ) was born.

Elephants formed a large part of Abraha's army. Many Arab tribes tried to stop him along the way but none could stand the might of his army and his elephants.

اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دادا حضرت عبدالمطلب خانہ کعبہ کے متولی کی خدمات انجام دے رہے تھے۔ جب آپ نے حملے کے بارے میں سنا تو اپنے لوگوں کو مشورہ دیا کہ وہ ٹھہر کر مقابلہ کرنے کے بجائے پہاڑیوں میں پناہ لے لیں۔ ان کا پختہ یقین تھا کہ اللہ اپنے گھر کی خود حفاظت کرے گا۔ یہی بات انہوں نے ابرہہ سے بھی کہی جب وہ اس سے اپنے ان اونٹوں کی واپسی کے لئے بات چیت کرنے گئے جو ابرہہ کی فوج پکڑ کر لے گئی تھی۔

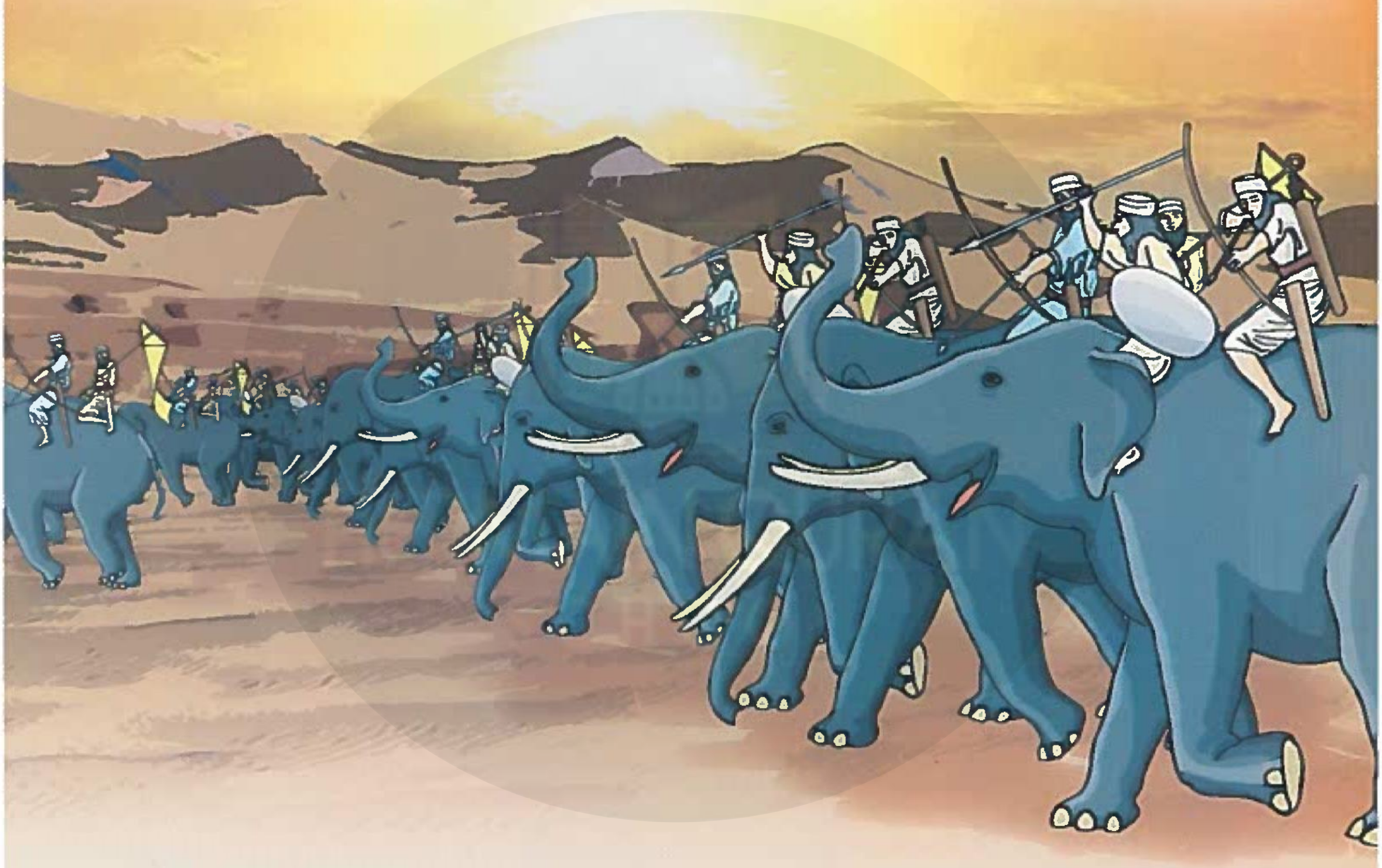

At that time, Hazrat Abdul Mutallib, the grandfather of the Holy Prophet (ﷺ), was serving as the trustee of the Kaaba. When he heard of the invasion, he advised his people to take refuge in the hills, instead of staying and trying to fight. He was of firm belief that Allah Himself will protect His house. He told the same thing to Abraha when he went to negotiate the return of his camels that were taken away by Abraha's army.

لوگ شہر سے نکل گئے۔ حضرت عبدالمطلب اپنے چند قریبی ساتھیوں کے ساتھ وہیں رہے۔ ابرہہ کی فوج مکہ کی طرف بڑھی۔ جب ابرہہ کا ہاتھی مکہ کی سرحد پر پہنچا تو دھپ سے بیٹھ گیا اور ذرہ برابر جنبش کرنے سے بھی انکار کر دیا۔ مہاوت نے پوری کوشش کی مگر ہاتھی اپنی جگہ سے نہ سرکا۔

اسی وقت ابابیلوں کا ایک جھنڈ نمودار ہوا۔ ان کی چونچوں اور پنجوں میں مسور کی دال کے دانوں کے برابر کنکر دبے ہوئے تھے۔ ابابیلوں نے ابرہہ کی فوج پر ان کنکروں کی برسات کر دی۔ جس کسی کو بھی یہ پتھر لگا وہ اسی وقت یا تھوڑی دیر بعد ہلاک ہو گیا۔

People left the city. Hazrat Abdul Mutallib stayed behind with a few of his closest companions. Abraha's army marched towards Makkah. When Abraha's elephant reached the border of Makkah, it sat down and refused to move an inch further. The handler tried his utmost but the elephant did not budge.

At that moment, a cloud of swallows appeared. They were carrying stones no bigger than beans of lentil in their beaks and claws. The swallows bombarded Abraha's army with these stones. Whoever was hit by these stones died instantly or a few moments later.

ابرہہ یمن کی طرف بھاگا لیکن اللہ کے بمباروں کے ہاتھوں بری طرح گھائل ہوگیا۔ اپنی سلطنت میں پہنچنے سے پہلے اس کی جان نکل گئی۔

ابرہہ کی موت ایک تنبیہ ہے کہ جو لوگ اللہ کے سامنے سرکشی دکھاتے ہیں، اذیت ناک زندگی اور ذلت آمیز موت ان کے مقدر میں لکھ دی جاتی ہے۔ جب اللہ آپ کو سبق سکھانے کا فیصلہ کر لے تو کوئی آپ کو بچا نہیں سکتا۔ چاہے آپ کتنے ہی طاقت ور حکمران ہوں اور آپ کی فوج کتنی ہی بڑی کیوں نہ ہو۔

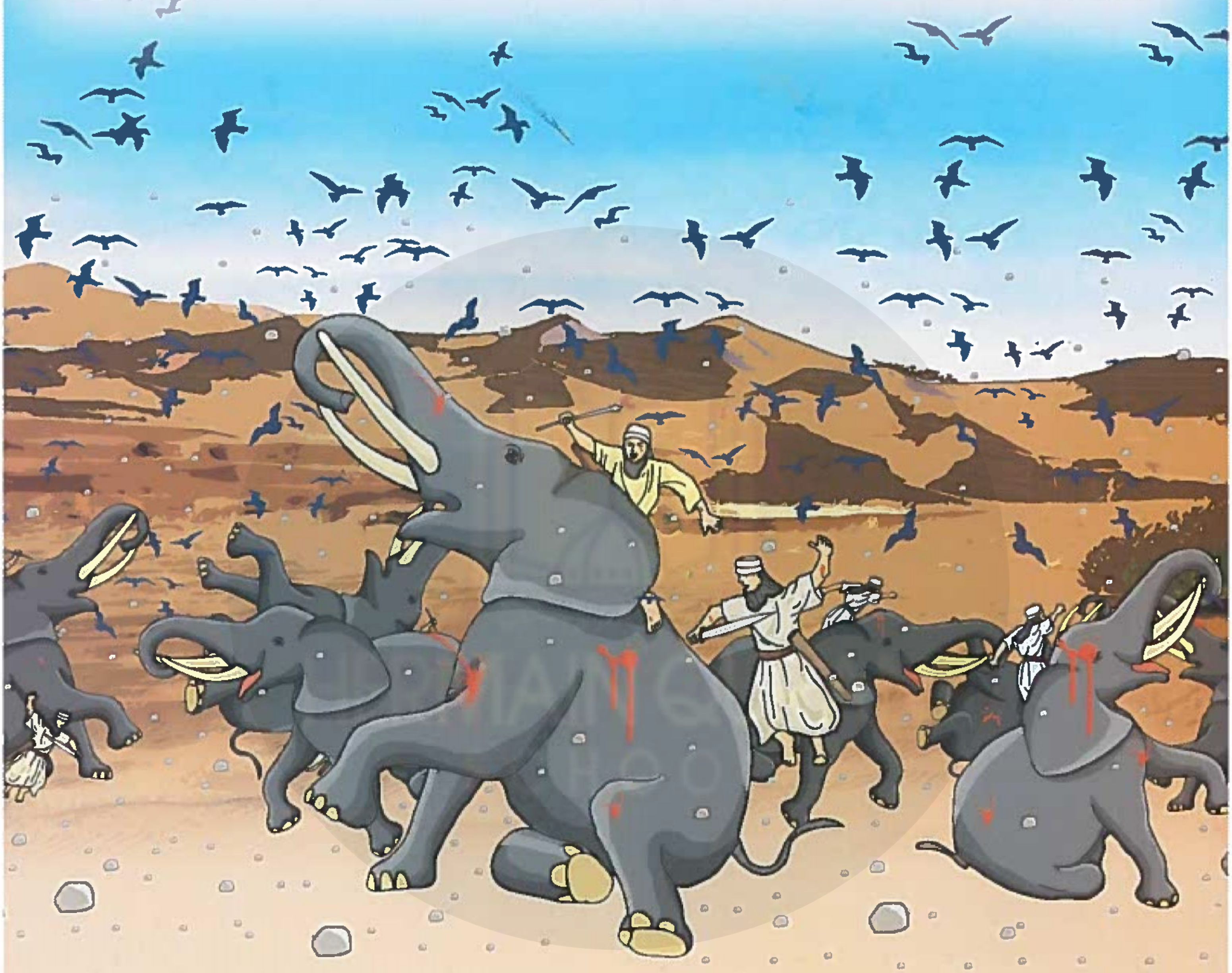

Abraha fled towards Yemen but was badly wounded by the bombers of Allah. He died before he could reach his kingdom.

Abraha's death is a reminder that people who defy Allah are bound for a painful life and a shameful demise. When Allah decides to teach you a lesson, no one can save you. No matter how powerful a ruler you are and how big an army you have.